© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پہلی جنگِ عظیم کے دوران میں مغرب کے استعمار پرستوں نے عربوں کو ترکوں سے ٹکرایا۔ اور جب جنگ ختم ہوگئی تو عربوں کو اس وفاداری کا صلہ یہ دیا کہ ان کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں اور ریاستیں قایم کردیں۔ یہ حکومتیں اگرچہ کہنے کو آزاد تھیں لیکن مختلف معاہدوں اور اجارہ داریوں کے ذریعہ مغربی طاقتوں نے ان عرب ممالک میں اس طرح اپنے پنجے جمالئے کہ دراصل اقتدارِ اعلیٰ انھیں طاقتوں کا تھا اور عرب ممالک کی حیثیت ایک باجگذار ملک سے زیادہ نہیں تھی ان ملکوں میں مغربی طاقتوں کے سیاسی استیلا و اقتدار کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب قومیت کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ ایک خاص طبقہ کے علاوہ ملک میں غربت و افلاس عام ہوگئے اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ عربوں کی دینی اور اخلاقی حالت بے حد سقیم ہوگئی جو پسماندہ طبقے تھے وہ اپنی غربت اور جہالت کے باعث اور جو اونچے طبقہ کے لوگ تھے وہ مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات کی وجہ سے اسلامی تعلیمات سے بہت دور جا پڑے۔

لیکن دوسری جنگِ عظیم کے بعد جب ایشیا کی آزادی کا دور آیا۔ اور مغربی استعماریت کی زنجیریں ایک ایک کرکے ٹوٹنے لگیں تو اُس کے اثرات عرب ممالک پر بھی پڑنے شروع ہوئے اور اُس کا جو نتیجہ ہوا وہ ہر ایک کے سامنے ہے۔ مصر کا عظیم الشان انقلاب۔ نہر سویز کے معاملہ پر برطانیہ اور فرانس کی شکست فاش اور سخت ذلت و رسوائی۔ شام، یمن اور مصر کا متحد ہو کر ایک جمہوریہ بنا لینا۔ لبنان میں مسلسل بغاوت۔ شرق اُردن میں اضطراب اور بے چینی۔ اور پھر سب سے آخر میں عراق میں عظیم الشان انقلاب۔ یہ سب اس بات کی کھلی نشانی ہیں کہ عرب قومیت کا شیر عرین عرصہ دراز کی خواب غفلت کے بعد پوری قوت کے ساتھ بیدار ہوچکا ہے اور اس نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ وہ زنجیرِ استعماریت کے ہر ہر حلقہ کو پاش پاش کرکے رکھ دے گا۔ اور اپنے لئے مکمل آزادی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور خود مختاری حاصل کر کے دم لے گا اور پوری عرب قوم متحد و متفق ہو کر دنیا کی ایک عظیم اور آزاد طاقت کی حیثیت سے زندگی بسر کرے گی ۔

یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اگرچہ عربوں کی اس تحریک آزادی و استقلال کا سرعنوان قومیت ہے اور وہ خود بھی یہی کہتے ہیں۔ لیکن اس قومیت میں اور مغرب کی مصطلح قومیت میں بہت بڑا فرق ہے۔ مغرب کی اصطلاح میں جس کو قومیت کہتے ہیں اُس کا دائرہ مدار اتحادِ ملکت وطن پر ہے اور وہ ایک ایسا بت ہے جس کی لوگ پوجا کرتے ہیں لیکن عربوں کی قومیت کی بنیاد وحدتِ مذہب اور وحدتِ زبان پر ہے ۔ اس بنا پر جب کبھی عرب کہتے ہیں کہ ہم ایک قوم ہیں تو اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارا ایک مخصوص نظامِ حیات اور دستورِ زندگی ہے جس کو اسلام کہتے ہیں ۔ اور قومیت کے لیے اُن کی جدوجہد کا ایک بالواسطہ مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کو اجنبی اثرات سے آزاد کر کے پھر اُس کی شوکت و عظمت کا پرچم لہرانا چاہتے ہیں اس لیے عربوں کی اس جدوجہد کا نتیجہ صرف یہ نہیں ہوگا کہ عرب بحیثیت ایک قوم کے آزاد و سربلند ہو جائیں گے بلکہ یہ بھی ہوگا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور شروع ہوگا ۔ چنانچہ صدر جمال عبدالناصر پہلی مرتبہ روس گئے تو وہاں انھوں نے شراب کو ہاتھ لگانے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ اسلام میں حرام ہے اس کے علاوہ جو لوگ اُن کو کمیونسٹ ہو جانے کا طعنہ دیتے ہیں اُن کے جواب میں وہ بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ ایک مسلمان کس طرح کمیونسٹ ہو سکتا ہے صدر ناصر کے علاوہ عراق کی انقلابی حکومت کے وزیر اعظم عبدالکریم قاسم کے متعلق معلوم ہو چکا ہے کہ بڑے مذہبی آدمی اور نماز روزہ کے پابند ہیں اور ۲۶ر اور ۲۷ر جولائی کی درمیانی شب میں انھوں نے اور ان کے ساتھ دوسرے وزراء نے جو اعلان کیا ہے اُس میں صاف کہا ہے کہ ملک کا مذہب اسلام ہوگا ۔

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آگیا ۲۸ یا ۱۹۲۹ء کی بات ہے ۔ ایک روز میں ماسٹر (اور اب ڈاکٹر) عبداللہ چغتائی کے ساتھ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ کی خدمت میں عصر و مغرب کے درمیان ان کی کوٹھی پر حاضر تھا۔ ہم دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ڈاکٹر صاحب ایک اسپرنگ دار مسہری پر نیم دراز تھے ۔ عرب ممالک کا ذکر آگیا تو ڈاکٹر صاحب نے ان ممالک کے سیاسی ، دینی اور اخلاقی انحطاط پر بڑے دکھ اور درد کا اظہار فرمایا لیکن یہ ذکر کرتے کرتے اچانک حقہ کا اک کش لیا اور پھر جذباتی انداز میں کہنے لگے کہ ” میں بہر حال مایوس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہوں۔ مجھ کو یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ایشیا کی تمام قومیں آزاد ہوں گی اور اُس وقت عرب بھی اپنی عظمت رفتہ واپس لینے کے لئے متحد و متفق ہو کر بحیثیت ایک قوم کے ابھریں گے اور اُن کی قیادت مصر کرے گا۔ میں نے پوچھا کہ مصر تو مغربیت میں سب سے زیادہ ڈوبا ہوا ہے" فرمایا" مصر کا ذہن بیدار ہے۔ اُن کو اسلام سے سچی محبت ہے۔ علوم جدیدہ میں وہ سب عربوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اور پھر جسمانی لحاظ سے بھی وہ سب سے زیادہ مضبوط اور تندرست ہیں۔ اس بنا پر قیادت کی صلاحیت سب سے زیادہ انھیں میں ہے رہی اُن کی مغربیت تو میں اس سے نہیں گھبراتا۔ اگر ذہن مسلمان ہو تو یہی مغربیت اپنی انتہا کو پہنچ کر اور زیادہ پختگی ایمان کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ خود میرا حال یہ ہے کہ یورپ میں رہ کر اسلام پر میرا عقیدہ جتنا پختہ ہوا پہلے ایسا نہیں تھا، آج یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ ترجمانِ حقیقت کی چشم بصیرت نے اب سے تیس سال قبل کس طرح ان واقعات کو دیکھ لیا تھا جو آج پیش آ رہے ہیں۔

اسلام کے اعلیٰ ترین نظامِ زندگی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ لیکن بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ کوئی حکومت ایسی قایم نہیں ہے جو اس نظامِ حیات کا عملی نمونہ پیش کرتی ہو۔ اس بنا پر اسلام صرف ایک فلسفہ ہو کر رہ گیا ہے اور اُس میں وہ جذب و کشش باقی نہیں رہی جو اپنوں اور غیروں کو پوری قوت کے ساتھ متاثر کر سکے۔ اکبر الٰہ آبادی کے بقول

نہ ہو مذہب میں گر زورِ حکومت تو وہ مذہب نہیں اک فلسفہ ہے

صرف یہی ایک جذبہ تھا جس کی وجہ سے بہت سے قوم پرور مسلمان زعما اور علما بھی جو اپنے وطن سے محبت بھی رکھتے تھے اور جن کو برادرانِ وطن کے ساتھ کسی قسم کا کوئی عناد بھی نہیں تھا قیامِ پاکستان کے حامی ہو گئے تھے، لیکن آج اس ملک کے اربابِ اقتدار کے ہاتھوں اس جذبہ کو جس مایوسی سے دوچار ہونا پڑا ہے وہ ظاہر ہے۔ ان حالات میں مشرقِ وسطیٰ کی طرف سے امید کی ایک کرن پھوٹی ہے۔ کیا عجب ہے کہ کل جو قوم قرآن کی اولین مخاطب اور اسلام کی اولین حامل و مبلغ تھی۔ تاریخ کے اس دورِ انقلاب میں پھر وہ اپنے اُس دیرینہ فریضہ و منصب کو ادا کرنے کے لائق بنے

کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

گذشتہ ماہ کی روداد سفر حیدرآباد میں ایک بڑی فروگذاشت یہ رہ گئی کہ حیدرآباد کے اخبارات کا شکریہ ادا کرنا بھول گیا جو میرے ورودِ حیدرآباد کی خبر اور مجھ سے متعلق دوسری خبریں بھی روزانہ شائع کرتے رہے اس سلسلہ میں جناب مولوی منیر احمد صاحب صدیقی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے آمد کی خبر کے ساتھ ساتھ ایک تعارفی نوٹ بھی لکھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حیدرآباد کے اسٹیشن پر کافی حضرات تشریف لائے تھے لیکن جیسے میں لاعلمی کی وجہ سے سکندرآباد اسٹیشن پر ہی اُتر کر وہاں سے سیدھا[2]

[2] یونیورسٹی چلا گیا تو ان حضرات کو مایوسی ہوئی میں ان حضرات سے بھی معذرت خواہ ہوں اور ارباب جرائد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

© rasailojaraid.com